Day: ____________ Date: ____________

سوال نمبر 4
خطبہ حجۃ الوداع کا انسانی حقوق کے ایک جامع دستاویز کے طور پر جزیہ کریں۔

خطبہ حجۃ الوداع جسے حضرت محمدؐ نے اپنے آخری حج کے موقع پر 10 ہجری میں ارشاد فرمایا ایک ایسا خطاب ہے جو انسانی حقوق کے حوالے سے ایک جامع دستاویز کے طور پر سامنے آتا ہے۔ یہ خطبہ نہ صرف اسلامی تعلیمات کا اہم حصہ ہے بلکہ انسانی حقوق کا ایک چارٹر ہے۔ اس تاریخی خطبہ میں انسانی حقوق کے مختلف پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے جس میں انسان کے جان و مال کی حفاظت عدل و انصاف، مساوات کے پہلوں وغیرہ شامل ہے۔ اہم پہلوں یہ ہے کہ یہ خطاب انسانی جان کی حرمت پر زور دیتا ہے۔

حضرت محمدؐ نے ارشاد فرمایا

"کہ تمام انسان ایک دوسرے کے بہن بھائی ہے اور تمام انسانوں کا خالق ایک ہی ہے"

یہ بیان انسانی جان کی حرمت پر زور دیتا ہے۔ اور اس کے تحفظ کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

عدل و انصاف کے حوالے سے خطبہ میں

Day:

Date:

ارشاد ہوا
عدل و انصاف کو قائم کرو خواہ وہ تمہارے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو"
یہ بیان عدل و انصاف کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

اس خطبے میں انسانی حقوق کے چند اہم پہلوؤں پر توجہ دی گئی ہے

(1) مساوات برابری:-

اس خطبے میں آپ نے مساوات اور برابری کا درس دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

"تمام انسان ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں اور تمام انسان برابر ہیں"

(ii) مذہبی عقیدے آزادی:-

آپ نے ہر شخص کو مذہبی آزادی کا حق دیا۔ اور مذہب کے نام پر قتل کی شدید مخالفت کی ہیں

آپ نے فرمایا

"کسی شخص کو ایک مذہبی عقیدے کی وجہ سے قتل مت کرو"

Day:
Date:

۱۳۔ **انسانی جان کی حرمت:۔**

کسی شخص کو بلا عذر قتل کرنے کی آپ نے شدید ممانعت کی ہے۔

آپ نے فرمایا

"کسی بھی انسان کی جان کا قتل کرنا پوری انسانیت کا قتل ہے۔"

۱۴۔ **معاشی حقوق:۔**

آپ نے تمام مسلمانوں کے حقوق ایک دوسرے سے منسلک کر دیے۔ اگر کسی مسلمان کو کوئی چیز چاہیے تو دوسرے مسلمان سے مانگ سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا

"بس تم پر تمہارے مسلمان بھائی کا حق ہے۔"

۱۵۔ **رنگ و نسل کا فرق**

آپ نے تمام رنگ و نسل کے فرق مٹا دیے۔ کسی کالے گورے کا فرق اور رنگ و نسل پر امتیاز کرنے جیسے تمام اختلافات مٹا دیے۔

آپ نے فرمایا

Day:

Date:

"پس کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر اور نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر فوقیت حاصل ہے۔"

vi. خواتین کے حقوق

آپ ﷺ نے خواتین کے حقوق پر زور دیا اور فرمایا کہ تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہے ان کی حفاظت تم پر فرض ہے

آپ ﷺ نے فرمایا

"تمہاری ماں تمہاری بہنیں تمہاری بیویاں ہے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

vii. زندگی کا حق:-

آپ ﷺ نے انسانی حقوق کا سب سے اہم زندگی کا حق دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا

لوگو! تمہارے خون و مال اور عزتیں ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے پر حرام کردی گئی ہے ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہے جیسی اس دن اور اس ماہ کی اور خاص کر مکہ کی۔

ایک اور جگہ فرمایا

"دیکھو میرے بعد گمراہ مت ہو جانا

Day: ____ Date: ____

اور جھوٹی گواہی میں مت پڑ جانا"

vii خادموں کا حق

آپ نے خادموں کے حقوق مقرر فرمائے۔

آپ نے فرمایا

"اپنے غلاموں کا خیال رکھو انہیں وہی کھلاؤ اور پہناؤ جو تم خود پہنتے کھاتے ہو"

viii وراثت کا حق

آپ نے وراثت کے حقوق کے متعلق فرمایا۔

"پس اللہ نے سب کے حصے مقرر کر دیے پس اب کوئی کسی کے حق کے لیے وصیت نہ کرے۔"

vix مال کے تحفظ کا حق

آپ نے انسانی حقوق کی وضاحت کرتے ہوئے مال کے تحفظ کی بھی وضاحت کی ہے

آپ نے فرمایا

"اگر کسی پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت واپس

امانت والے کو پہنچانے"

x. ملکیت کا حق

آپؐ نے ملکیت کے حق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے مال میں سے کچھ لے اور نہ ہی بیوی کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں بغیر اجازت کسی کو دے

آپؐ نے فرمایا

"دیکھو! تم پر تمہاری عورتوں کے حقوق ہے عورتوں کا حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جنہیں تم پسند نہیں کرتے کھلی بے حیائی نہ کریں اگر وہ بے حیائی کی مرتکب ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ انھیں معمولی جسمانی سزا دو اگر وہ بعض آجائے تو انھیں کھلاؤ پہناؤ"

xi. قانون کی اطاعت

آپؐ نے قانون کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا اور اسکے بعد قرآن و حدیث کی تعلیمات پر زور دیا ہے

آپؐ نے فرمایا

Day: ______ Date: ______

"آپ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم کبھی گمراہ نہ ہو گے اگر اس پر قائم رہے اور وہ اللہ کی کتاب ہے۔"

حاصل کلام

خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کی ایک جامع تجویز ہے یہ خطبہ مساوات، انصاف اور انسانی حقوق پر زور دیتا ہے۔ کچھ مفکرین کے مطابق یہ خطبہ صرف مسلمانوں پر اطلاق ہوتا ہے لیکن کچھ کے مطابق یہ خطبہ تمام انسانیت پر مشتمل ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کی ایک جامع دستاویز پیش کر دی جو آج تک کوئی نہیں کر سکا۔ خطبہ حجۃ الوداع نے انسان کے بنیادی، سماجی، معاشرتی تمام حقوق کی ایک جامع تفصیل پیش کی ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع نے نہ صرف لونڈی اور غلاموں تک کے حقوق بھی واضح کر دیے ہیں۔ آپ نے خطبہ حجۃ الوداع کے ذریعے انسانی حقوق کا ایک عظیم چارٹر پیش کیا ہے جس کی مثال آج تک نہیں ملتی اور یہ عظیم چارٹر آج تک دور کے لیے نمونہ ہے۔

Day: Date:

سوال نمبر ۶ پاکستانی عدالتی نظام کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کیسے بہتر کیا جا سکتا ہے۔

تعارف:-

اسلام نے ایک خوبصورت عدالتی نظام متعارف فرمایا اس عدالتی نظام کی بنیاد آخری نبی نے فراہم کی۔ آپ کے بعد خلفائے راشدین جو آپ سے تربیت یافتہ تھے عدالتی نظام کو مزید وسعت دی اور اس میں مزید جدت لائی گئی۔ اسلامی عدالتی نظام بغیر کسی تفریق کے رنگ ونسل کے فرق کو مٹا کر ایک بہترین نظام فراہم کرتا ہے جو آج تک پاکستان جیسے اسلامی ملک کے لیے مشعل راہ ہے۔

اللہ سبحان تعالیٰ فرماتے ہیں

"اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے بن جاؤ خواہ وہ گواہی تمہارے ماں باپ بہن بھائی کے خلاف ہی کیوں نہ ہو"

المائدہ

خلفائے راشدین کے عدالتی نظام سے پاکستانی عدالتی نظام کے لیے مشعل راہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عدالتی نظام

آپ رضی اللہ عنہ نے جب منصب سنبھالا تو پورا عرب ریاست مدینہ میں شامل تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دور میں ہی کئی بغاوتوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہی عدالتی نظام قائم رکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے خود دارالخلافہ کا منصب سنبھالا اور کئی صحابہ کو دوسری ریاستوں کا گورنر مقرر کیا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے خطبہ کے وقت ارشاد فرمایا

"اے لوگو! مجھے تم پر اختیار دیا گیا ہے میں بہتر انسان نہیں ہوں اگر میں حق پر رہوں تو میری حمایت کرنا اور اگر میں غلطی پر رہوں تو مجھے حق کی راہ پر لگانا۔ میری اس وقت تک اطاعت کرو جب تک میں اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا رہوں۔ اور اگر میں اللہ اور رسول کی اطاعت نہ کروں تو میری اطاعت بھی واجب نہیں۔"

CamScanner

Day: ________ Date: ________

11. عہدِ فاروقی کا عدالتی نظام

حضرت ابوبکر صدیق رض کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رض دوسرے خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ رض نے بھی جگہ پر قرآن و سنت کی اہمیت پر زور دیا ہے آپ رض نے گورنروں صوبوں اور ججوں کے تقرر ناموں میں ایک شق شامل کی آپ رض نے تمام ججوں اور فوجی افسروں کو قرآن و سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ

حضرت عمر رض کے پاس ایک یہودی شکایت لے کر آیا کہ مسلمان نے اس کا گھوڑی چوری کیا ہے۔ آپ رض نے یہودی کے حق میں فیصلہ دیا

آپ رض خود قاضی کی عدالت میں پیش ہوتے تھے ایک دفعہ ایک قاضی آپ رض کی تعظیم میں کھڑا ہوا تو آپ رض نے اس کی مذمت کرتے ہوئے کہا کیا تم ایسے شخص کے لیے کھڑے ہوئے ہو جس پر الزام ہے۔

اسلامی عدالتی نظام کا سٹرکچر

سپریم کورٹ

↓

صوبائی عدالتوں کا قیام

Day: Date:

پاکستانی عدالتی نظام کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بہتر بنانے کی تجاویز

1. انصاف و مساوات

اسلامی عدالتی نظام میں انصاف و مساوات کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ آپ ﷺ کے دور اور خلفائے راشدین کے دور میں عدل و انصاف کی عظیم الشان مثالیں ملتی ہیں۔ عدل کی فراہمی کے لیے امیر و غریب، آقا و غلام، چھوٹے بڑے، عربی عجمی، مسلم و غیر مسلم کی تمیز ختم کر دی۔ صرف ایسے لوگوں کو عدلیہ کا سربراہ بنایا جاتا تھا جو بے داغ کردار کے مالک ہوں۔ پاکستان کے عدالتی نظام کو اسی طرح کے نظام کی ضرورت ہے جو پاکستانی قوم کو مشکلات سے نکال کر صحیح رہنمائی کر سکے۔

2. بلا خوف انصاف

خلفائے راشدین کے کامیاب عدالتی نظام کے پیچھے ایک یہ وجہ بھی تھی کہ وہ بلا خوف کسی دباؤ میں آئے بغیر فیصلے کرتے تھے۔ عام عوام کو حق تھا کہ وہ کسی بھی فیصلے کے بارے میں پوچھ سکتے تھے۔ ایک دفعہ ایک بدو نے آپ کو روکا اور پوچھا کہ یہ قمیص آپ

کیوں گرفتاری حالانکہ کپڑا ان کا نہیں تھا تو حضرت
عمرؓ کے بیٹے نے جواب دیا کہ ایک مسلمان ہونے کے
اس چادر سے حصہ ملا ہوا اس نے جب دیکھا
کہ کپڑا حضرت عمرؓ کے لیے ناکافی ہے تو اس نے اپنی
چادر آپ کو تحفے میں دے دی۔"

iii۔ عدالتی فیصلوں میں شفافیت

اسلامی تعلیمات میں عدالتی فیصلوں میں شفافیت کی بڑی اہمیت ہے۔ عدالتی نظام کو ایسا بنانا چاہیے کہ عدالت کے فیصلے سیاسی دخل سے بالاتر ہو۔ **چھبیسویں ترمیم** نے پاکستان میں عدالتی نظام کی شفافیت کو متاثر کیا ہے اس کے مطابق اب جج کا انتخاب پارلیمانی کمیٹی کرے گی۔ اس ترمیم سے عدالتی فیصلوں میں شفافیت ختم ہو سکتی ہے کیونکہ سیاسی پارٹیاں چاہیں گی کہ وہ اپنے جج مقرر کریں جو ان کے حق میں فیصلہ دے۔

iv۔ عدالتوں کے فیصلوں میں تیز رفتاری

اسلامی عدالتی نظام فیصلوں میں تیز رفتاری پر زور دیتی ہے تاکہ عدالتی نظام میں شفافیت کا عنصر قائم رہے۔

Day: ____________

Date: ____________

پاکستان کے سپریم کورٹ میں اس وقت
1980000 کیس کا نا حال فیصلہ نہیں ہو سکا۔
حکومت وقت کو چاہیے کہ عدالتی نظام میں
رفتاری کو یقینی بنانا چاہیے۔

آئین کے مطابق عدالتی فیصلے

اسلامی ریاست میں عدالتی
فیصلے آئین کے مطابق ہونے چاہیے تاکہ
انصاف کو یقینی بنایا جا سکے۔ آپ نے ایک
دفعہ حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا میرے بعد فیصلے
کیسے کرو گے آپؓ نے فرمایا قرآن و سنت سے آپ
نے فرمایا اگر قرآن و سنت میں اسکا حل نہ ہو
تو آپؓ نے فرمایا میں قیاس کروں گا۔

حاصل کلام

اسلام نے ایک خوبصورت
عدالتی نظام پیش کیا ہے یہ نظام رہتی دنیا
تک مثال ہے۔ اسلامی عدالتی نظام بغیر
کسی تفریق کے ایک جامع نظام پیش کرتا ہے
جو رنگ و نسل سے بالاتر ہے۔ اگر اسلامی عدالتی نظام
کا نفاذ پاکستان میں کیا جائے تو پاکستان بھی دوسرے
ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں شامل ہو سکتا
ہے۔

سوال نمبر 5

اسلام میں روزے کا تصور اور اہمیت، نیز یہ بھی واضح کریں کہ اس کے فرد اور معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اسلام میں روزے کا تصور اور اہمیت

روزے کے لغوی معنی رک جانا کے ہیں اور دینی اصطلاحات میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور دیگر اشیاء سے رک جانا کے ہیں۔ روزے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ روزہ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے۔

امام راغب کے مطابق روزہ اصل میں کھانے پینے اور کلام کرنے سے رک جانا کا نام ہے۔

اللہ سبحان تعالیٰ روزے کی اہمیت قرآن پاک میں کئی جگہ بیان کرتے ہیں اور **فرماتے ہیں**

"تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ"

روزے کا مقصد برائیوں سے رک جانا اور حصول

تقویٰ ہے

روزے کی فرضیت

روزہ ہر عاقل اور بالغ پر
مومن پر فرض ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

"پس تم میں سے جو یہ مہینہ پائے
پس اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے" (سورۃ البقرہ)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روزہ میرے لیے ہیں اور میں
ہی اسکی جزا دوں گا۔

روزے کی فرضیت کی شرائط

(i) عاقل و بالغ (ii) ہوش و حواس میں ہوں
(iii) مسلم ہوں

روزے کی چھوٹ

روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے
لیکن بلا عذر چھوڑنے کی شدید مخالفت کی گئی ہے
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت
آپ ﷺ نے فرمایا جو بھی رمضان
کا ایک روزہ بلا عذر چھوڑے گا اگر وہ ساری زندگی
بھی روزے رکھتا رہے تو وہ خسارہ پورا نہ کر سکے گا
ترمذی شریف

Day:
Date:

روزے کے فرد اور معاشرے پر اثرات

(i) تقویٰ کا حصول

روزہ کا بنیادی مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ صبح سے غروب آفتاب تک اللہ کی رضا کے لیے بھوک پیاس برداشت کرنا اور دیگر کاموں یعنی جنسی خواہشات سے روکے رکھنا انسان میں تقویٰ پیدا کرتا ہے

آپ ﷺ نے فرمایا:-

"کہ جس نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے"

(ii) دوسروں کی محرومیوں کا احساس

روزہ رکھنے سے انسان کو دوسروں کے دکھ درد کا احساس ہوتا ہے جب انسان خود بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے تو دوسرے لوگوں کی محرومیوں کا احساس ہوتا ہے اس سے اسکے اندر تقویٰ اور شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں میں خیرات بانٹتا ہے

(iii) جماعتی احساس

جب سب مسلمان ایک ہی وقت پر روزہ رکھتے اور کھولتے ہیں تو

میں یکجہتی پیدا کرتا ہے۔ جب سب مسلمان ایک صف میں کھڑے ہو کر نماز تراویح ادا کرتے ہیں تو یہ امت مسلمہ میں یکجہتی کا احساس پیدا کرتا ہے۔

یورپی پروفیسر آرنلڈ کے مطابق

"روزے نے تمام مسلمانوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ روزہ صرف عبادت نہیں تحمل و برداشت کا نام ہے"

۱۷ تزکیہ نفس

روزہ انسان میں تزکیہ نفس پیدا کرتا ہے۔ انسان اپنی عبادت کے ذریعے تزکیہ نفس کرتا ہے۔ اور اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

قد افلح من تزکیٰ

"تحقیق فلاح پا گیا جس نے اپنا تزکیہ کر لیا۔"

(۱۸) تحمل برداشت

روزہ انسان میں تحمل و برداشت پیدا کرتا ہے۔ صبح سے غروب آفتاب تک بھوک پیاس برداشت کرنا اور اپنی پسندیدہ چیزوں سے روکے رہنا

Day:

Date:

میں تحمل و برداشت پیدا کرتی ہے۔ حدیث مبارک ہے

وہ کتنے ہی روزے دار ہیں کہ روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں کرتے

(vi) فقراء اور مساکین کی مدد

روزے میں انسان کو نعمتوں کی قدر کا احساس ہوتا ہے اور پھر وہ اسے دوسروں میں بانٹتا ہے پھر وہ اپنے مال کو غریب لوگوں میں بانٹتا ہے

(vii) امداد باہمی کی روح

روزہ امیر غریب کا فرق مٹا دیتا ہے۔ امیر پر جب وہی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جب اس کا غریب بھائی فاقہ کشی کی حالت میں ہوتا ہے اس سے اسکو اپنے غریب بھائی کا احساس ہوتا ہے روزہ حسد کو مٹا کر محبت اور شکر گزاری کے تعلقات استوار کرتا ہے

حاصل کلام

روزہ اسلام کا سب سے اہم رکن ہے یہ انسان میں عاجزی اور انکساری پیدا کرتا ہے۔ روزہ حصول تقویٰ کے لیے اہم ہے

CS CamScanner

Day:
Date:

سوال نمبر 5

اللہ نے مسلمانوں کو بہترین امت بنا کر بھیجا ہے اور انکی ضروریات کے لیے انھیں بے پناہ وسائل سے نوازا ہے۔ اللہ نے قرآن مجید اور اسوہ حسنہ رسول کی شکل میں مسلمانوں کی روحانی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے بھیجے ہیں اور اسی طرح مادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کئی وسائل سے نوازا ہے۔ اس وقت دنیا کے نقشے پر 57 کے قریب اسلامی ممالک ہے مسلمان دنیا کا ۱/۴ حصہ ہے اس وقت امت مسلمہ کو کئی بیرونی اور داخلی مسائل کا سامنا ہے جس میں فرقہ واریت کے مسائل عورتوں پر تشدد، تعلیم کی کمی اور مغربی تہذیبی یلغار اور وسائل پر مغربی قبضہ شامل ہے اللہ نے یہ بہترین امت بنا کر بھیجی ہے

اللہ سبحان تعالیٰ فرماتے ہیں

"تم بہترین امت ہو تم لوگوں کی بھلائی کے لیے پیدا کیے گئے ہو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔"

ال عمران

Day: Date:

انتہائی منتشر مسلم امہ ہونے کی وجوہات

(1) فرقہ واریت

اس وقت امت مسلمہ کئی فرقوں میں بٹی ہوئی ہے اس کی اہم وجہ کئی تنظیموں کا اسلام کے نام پر قیام اور پھر اسلام کو استعمال کرکے دھماکے اور دہشتگردی کرنا۔ سنی شیعہ کا اختلاف عروج پر ہے۔ پاکستان میں ٹی ٹی پی دہشتگرد تنظیم ہے جو اسلام کا نام استعمال کرکے دہشتگردی اور دیگر جرائم میں مبتلا ہے

(2) علاقائیت رنگ و نسل اور لسانی اختلافات

مسلم آبادی اس وقت مختلف براعظموں میں واقع ہے اور سب میں رنگ نسل اور علاقائیت کا واضح فرق ہے اس وقت مسلم امہ رنگ نسل اور کئی طرح کے اختلافات میں بٹی ہوئی ہے

آپ ﷺ نے فرمایا

"کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں اسلام کی نظر میں سب برابر ہے"

Day: Date:

اسلام نے نام رنگ و نسل کے سارے تمام
اختلافات ختم کر دیے ہیں

3- معاشی عدم و استحکام

کئی مسلم ممالک میں
غربت و افلاس میں عام ہے۔ مسلم ممالک
میں معاشی تفاوت عام ہے۔ غریب
ممالک کے ساتھ وحدت قائم کرنے امیر ممالک
کا انکا معاشی نقصان ہے

4- اسلامی قانون میں مداخلت

مغرب ممالک کی اسلامی
قانون میں مداخلت ایک سنگین مسئلہ ہے
مغرب ممالک آئے روز کی [illegible] کو منظر کرتی
ہے جو پروپیگنڈہ کے ذریعے اسلامی قانون
میں مداخلت کرتے ہیں
جیسے توہین رسالت قانون 295C میں آئے
روز مخالفت ہوتی رہتی ہیں

مسلم امہ کو متحد کرنے کی تجاویز

(i) اسلامی تعاون کی تنظیم

اسلامی تعاون کی تنظیم

اسلامی تعاون کی تنظیم OIC کو متحرک رکھنے کے لیے ان مسلمان ملکوں کو منظم کیا جائے جو امت کے سچے حامی ہیں اور مسلم دشمن کے ہتھکنڈوں کو سمجھتے ہیں۔ اس تنظیم کو سعودی عرب کے مالی اور انتظامی شکنجے سے نکالا جائے۔ اس تنظیم کو اقوام متحدہ کی مستقل سیکورٹی کونسل کی نشست دلائی جائے۔ اس تنظیم کے ذریعے مسلمان ممالک کے قومی دفاع، مشترکہ کرنسی و تجارت، مشترکہ نیوز ایجنسی کا قیام کیا جائے۔ اگر مذکورہ تنظیم یہ کام نہ کر سکے تو مخلص حکمرانوں کے ذریعے ایک نئی تنظیم بنائی جائے جو فعال کردار ادا کر سکے

دفاع کو مضبوط کیا جائے

مسلم ممالک کا مشترکہ دفاع نیٹو کی طرز کا ہو۔ مسلم ممالک کا مشترکہ سرمائے سے جدید طرز کا مختلف پلانٹس لگایا جیسے ایٹمی میزائل و ٹیکنالوجی وغیرہ۔ مشترکہ فوج کی تربیت خالص اسلامی انداز سے کی جائے۔ سکول و کالج میں فوجی تربیت دی جائے۔

Day: Date:

تعلیم و تربیت

مسلم معاشرے میں ناخواندگی ختم کی جائے دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جائے۔ مشترکہ سرمائے سے سائنس و ٹیکنالوجی کے حوالے سے یونیورسٹیاں بنانا اسلامی یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے جہاں دینی و دنیاوی تعلیم جدید خطوط پر دی جائے۔ مغرب کے اثرات کے بڑھتے ہوئے کو روکنے کے لیے مختلف ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا قائم کیا جائے غیر مسلم سکالرز کی جانب سے اسلام پر لگائے جانے والے اعتراضات کا جواب دینے کے لیے مشترکہ ادارے بنانا

معیشت کو فروغ دیا جائے

مسلم ممالک خود انحصاری کی پالیسی اپنائے۔ مشترکہ کرنسی بنائے جیسے یورپ کی کرنسی یورو وغیرہ۔ مشترکہ ملٹی نیشنل کمپنی بنائے۔ سود کا مکمل خاتمہ کریں اور معیشت کو زکوۃ و عشر کے نظام پر استوار کریں تجارت کے حوالے سے باہمی پابندیاں ختم کریں ویزا پالیسی کو نرم کریں اور بلا سود بینکاری کو فروغ دیں

قانونی سطح کا انصاف

مسلم ممالک کی مشترکہ مجلس
فقہ و اجتہاد بنانا چاہیے۔ مسلم ممالک کی
مشترکہ پارلیمانی یونین اور مشترکہ چیف
جسٹس کمیٹی بنائی جائے اور ایک دوسرے کے تجربات
سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ عالمی عدالت
اسلام کے اصولوں پر استوار کی جائے۔ مسلم ممالک
مل کر آئین کے بنیادی ڈھانچے پر اتفاق
کریں ایسا نظام وضع کریں جس میں انصاف
یکساں ہو۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی طرز پر
عالمی اسلامی نظریاتی کونسل تشکیل دی جائے

تنقیدی تجزیہ

درج بالا بحث سے ثابت
ہوتا ہے اس وقت مسلمان ممالک کو جن
چیلنج کا سامنا ہے ان کا مقابلہ ایک فرد
یا جماعت نہیں کر سکتی بلکہ تمام مسلم ممالک
مل کر اس پر کام کریں تو کوئی بہتر حل
نکل سکتا ہے۔ اس وقت اسلامی
ممالک داخلی اور خارجی ہر طرح کے مسائل کا سامنا
ہے۔ ان مسائل کا حل صرف مل کر ہی نکالا جا سکتا
ہے۔